تحریر: مولانا مختار احمد ندوی
تلخیص: اکرام اللہ ساجد

مقالات

دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات

نقدی، سونے اور چاندی پر زکوٰۃ

۱۔ قرآن مجید میں نقدی سرمایہ، سونا اور چاندی کو کہا گیا ہے۔ زکوٰۃ ان ہی سے یہ نقدی کی ان دونوں کے نام سے فرض کی گئی۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

"وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ" (التوبۃ: ۳۴)

"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کیے رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، ان کے لیے دردناک عذاب کی خوشخبری دو"

اور حدیث میں ہے:

"مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا ۔ الحدیث" (مسلم) "جو سونا اور چاندی والا زکوٰۃ ادا نہیں کرتا..."

عام مالی اصطلاح میں، درہم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں اور دینار سونے کے سکے کو۔

۲۔ نصاب: سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

"فی الرِّقَةِ ربع العشر" (مسند احمد) "چاندی میں چالیسواں حصہ ہے"

۱۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ورق ۔ درہم کے سکوں کو کہتے ہیں۔

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔
اس طرح حدیث میں ۵ اوقیہ کا مطلب دو سو درہم ہوا یعنی چاندی میں دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

۴۔ سونے کی زکوٰۃ بیس دینار سے کم پر نہیں ہے اور بیس دینار سونے پر نصف دینار زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ابو داود میں حضرت علیؓ کی روایت ہے:

"اگر تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہوگی، رہے سونے کے دینار تو جب تک تمہارے پاس بیس دینار نہ ہوں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر بیس دینار ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو نصف دینار زکوٰۃ ہوگی۔"

۵۔ آج کل کے مروجہ وزن کے مطابق چاندی کا وزن ۵۹۵ گرام ہے اور سونے کا وزن ۸۵ گرام ہے۔
لہٰذا جو شخص ۵۹۵ گرام خالص چاندی کا مالک ہو خواہ وہ سکوں کی شکل میں ہو یا دھات کی شکل میں، اس کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ واجب ہوگی
اور ۸۵ گرام سونے کی قیمت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے۔

۶۔ کاغذی نوٹوں کا حکم: موجودہ دور میں سونے چاندی کے دھات کے سکوں کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے، اس کی جگہ اب کاغذی نوٹوں نے لے لی ہے، اس لیے زکوٰۃ کا نصاب بھی اب اس طرح ہوگا:
سونے کا نصاب، ۸۵ گرام سونے کی قیمت کے برابر نوٹ ہوں تو ان پر ڈھائی فی صد زکوٰۃ واجب ہوگی۔
اور چاندی ۵۹۵ گرام کی قیمت کے برابر نوٹوں پر۔

۷۔ سونے چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے، اس لیے کہ زکوٰۃ زیور پر نہیں بلکہ اس کی اصل دھات سونے یا چاندی پر ہے خواہ وہ زیور کی شکل میں ہو یا سکے کی شکل میں۔
متعدد احادیث سے بھی زیور کی زکاۃ کا ثبوت ملتا ہے۔

مدفون خزانے کی زکوٰۃ

زمین میں دفن خزانے کو شریعت میں "رکاز" کہا جاتا ہے، اس پر پانچواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

حدیث میں ہے:

"فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ" (بخاری و مسلم)

"رکاز میں خمس ہے"

ہر قسم کی زمینوں کی پیداوار پر زکوٰۃ فرض ہے خواہ وہ خراجی ہو یا غیر خراجی یعنی جس پر ٹیکس لگتا ہے یا لگان معاف ہو سب پر اللہ کا ارشاد ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ"

"اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اس پیداوار میں سے جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے پیدا کی"!

مصارفِ زکوٰۃ

قرآنِ مجید سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۶ کی رو سے صرف حسب ذیل اشخاص کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے:

۱۔ فقیر : یعنی وہ محتاج آدمی جو اپنی روزی خود نہیں کما سکتا بلکہ اپنی ضروریات میں دوسروں کی مدد کا محتاج ہے۔

۲۔ مسکین : وہ کام کرنے والا شخص جو محنت کرنے کے باوجود اپنی ضروریات پوری کرنے میں دوسروں کا محتاج ہو۔

۳۔ عامل : جو زکوٰۃ کے جمع و تقسیم کے ادارے میں کسی خدمت پر مامور ہو۔ مثلاً محصل، محاسب، دربان، وغیرہ۔

۴۔ تالیفِ قلب : وہ لوگ جنھیں اسلام پر قائم رہنے اور ثابت قدمی کے لیے مدد کی جائے، زکوٰۃ کے مال سے ان کی دلجوئی شرعاً ان کا حق ہے۔

۵۔ گردن چھڑانا : یعنی غلام اور لونڈی کو غلامی سے آزاد کرانا، چوں کہ اب غلام اور لونڈی کا رواج دنیا سے ختم ہو چکا ہے اس لیے آج یہ رقم ان مظلوم

قیدیوں پر خرچ کی جا سکتی ہے جو مسلمان ہونے کے سبب اسلام دشمن طاقتوں کے ظلم کا شکار ہو کر جیل کی سزا کاٹ رہے ہوں، اس سے ان کو رہا کرانے کے ساتھ ساتھ ان کے بال بچوں کی خبر گیری بھی کرنی چاہیے اور ان کے مقدمات کی پیروی بھی کی جائے۔

۶۔ قرضدار: وہ قرض دار جو ذاتی یا قومی قرضوں کے بوجھ سے دبا ہو۔

۷۔ فی سبیل اللہ: اسلام کی بلندی اور حفاظت کے لیے راہِ الٰہی میں جہاد کرنے والوں پر زکوٰۃ خرچ کی جائے۔ نیز عام ملی مصالح اور رفاہِ عامہ کے کاموں پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔

۸۔ ابن السبیل (مسافر): مسافر خواہ غنی کیوں نہ ہو، سفر میں اپنی ضروریاتِ سفر کے لیے اگر محتاج ہو گیا تو بیت المال سے اس کی مدد کی جا سکتی ہے۔

ان تمام مصارف میں حسبِ ضرورت زکوٰۃ تقسیم کرنی چاہیے، ورنہ جو مصرف زیادہ محتاج ہو اس پر زیادہ خرچ کرنا چاہیے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ صرف ایک ہی مصرف پر ساری زکوٰۃ خرچ کر دی جائے اور دوسرے مصارف کو نظر انداز کر دیا جائے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

۱۔ زکوٰۃ کا مال غیر مسلموں کو دینا جائز نہیں۔

۲۔ شوہر بیوی پر اپنی زکوٰۃ کا مال خرچ نہیں کر سکتا، کیوں کہ بیوی کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۳۔ بیوی اپنے غریب و محتاج شوہر پر اپنی زکوٰۃ کا مال خرچ کر سکتی ہے۔

۴۔ آلِ محمدؐ پر زکوٰۃ و صدقات حلال نہیں ہیں۔ (مسلم)

۵۔ ملی مصالح کی بنیاد پر ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر منتقل کی جا سکتی ہے۔

۶۔ زکوٰۃ وصول کر کے دینے والے کو دعاء دینی چاہیے۔

صدقۃ الفطر

۱۔ صدقۂ فطر ہر مسلمان، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد، آزاد ہو یا غلام، سب پر

یکساں فرض ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ صدقۂ فطر روزہ دار کی معمولی غلطیوں، مثلاً لغو، بیہودہ گوئی وغیرہ سے صفائی اور ساتھ ہی فقراء ومساکین اور معذوروں کی غرض سے فرض کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۔ گیہوں، جَو، چاول، کشمش، چھوہارا، پنیر وغیرہ کھانے کی چیزوں میں سے ایک صاع دینا چاہیے۔

۴۔ صدقۃ الفطر اول رمضان سے لے کر عید کی نماز کے لیے نکلنے تک ہے۔ عید کی نماز کے بعد صدقہ فطر ادا نہ ہو گا۔

۵۔ زکوٰۃ کے مستحقین پر صدقہ فطر بھی دیا جانا چاہیے، تاکہ وہ عید کے دن سوال سے بچ جائیں۔ (بیہقی)

۶۔ بعض صحابہؓ کے نزدیک جنس کے بجائے اس کی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ (ابوداؤد)

نفلی صدقات

زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے علاوہ نفلی صدقات کی بڑی فضیلت ہے۔ مثلاً:

۱۔ صدقہ سے اللہ کا غضب دُور ہوتا ہے۔

۲۔ صدقہ بُری موت سے بچاؤ ہے۔

۳۔ صدقہ سے عُمر میں برکت ہوتی ہے۔

۴۔ صدقہ سے تکبر دُور ہوتا ہے۔

۵۔ صدقہ دینے والے کو فرشتے برکت کی دعاء دیتے ہیں۔

۶۔ صدقہ دینے والے جنت میں پہلے جائیں گے۔ (ترمذی)

۷۔ ہر نیکی صدقہ ہے، سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہنا صدقہ ہے۔

اسی طرح بھلی بات کہنا، بُری بات سے روکنا، راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے، گونگے کو سُنانا، اندھے کو راہ پر چلانا، ضرورت مند کے کام آنا، کمزوروں کی اعانت کرنا، سواری پر سوار کرانے میں مدد کرنا، بیمار کی عیادت کرنا، بھوکے کو

کھانا کھلانا، جنازہ کے پیچھے جانا، درخت اگانا صدقہ ہے۔

٨۔ نفلی صدقہ چھپا کر دینے والا عرش الٰہی کے سائے میں جگہ پائے گا۔ (بخاری)

٩۔ صدقہ دے کر احسان جتانے والا اپنے صدقہ کو برباد کرتا ہے۔ (القرآن)

١٠۔ صدقۂ جاریہ:

تین قسم کے صدقات سے مرنے کے بعد بھی آدمی کو ثواب ملتا ہے:

١۔ صدقہ جاریہ، مثلاً نہر کھدوانا، پل بنوانا، مسجد تعمیر کرنا، یتیم خانے بنوانا۔

٢۔ علم، شاگرد اور کتابیں چھوڑ جانا جن سے لوگوں کو ہدایت ملتی رہے۔

٣۔ صالح اولاد جو والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔ (بخاری)

عربی / او۔ٹی ٹیچر بنیے

میٹرک پاس طلباء / طالبات کلاسز کے ذریعے یا بذریعہ ڈاک چھ ماہ میں فاضل عربی کر کے سرکاری ملازمت کریں۔

پراسپکٹس منگوانے کے لیے پانچ روپے ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔

پرنسپل: عربیک کالج چونگی نمبر ٦۔ تاندلیانوالا۔ فیصل آباد۔

خوشخبری

الحمد للہ! انتخاب شرح عقیدہ طحاویہ قیمت پندرہ روپے اردو سوالاً و جواباً بمطابق نصاب وفاق المدارس السلفیہ العالمیہ للطالبات بحث معراج تا آخر کتاب شائع ہو چکا ہے۔

ملنے کے پتے:
عربیک کالج قائد اعظم روڈ تاندلیانوالہ فیصل آباد۔
آزاد بک ڈپو چوک اردو بازار، لاہور۔